

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیبت و چغل خوری کی تباہ کاریاں احادیث کی روشنی میں

مصنف:

علامہ ابو بکر عبد اللہ ابن ابی الدنیا

مترجم:

مولانا غلام محمد ہاشمی مصباحی

فلاح ویسروچ فاؤنڈیشن

۵۲۳/۷، وحید مارکیٹ، جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۶

ناشر:

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام: غیبت و چغل خوری کی تباہ کاریاں

احادیث کی روشنی میں

مصنف: علامہ ابو بکر عبداللہ ابن ابی الدنیا

مترجم: مولانا غلام محمد ہاشمی مصباحی

پروف ریڈنگ: مولانا محمد ہاشم مصباحی

مولانا شفیق عالم مصباحی

کمپوزنگ: مولانا غلام نبی مصباحی ویشالوی

اشاعت اول: ۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۵ء

تعداد: ۱۱۰۰

قیمت:

ناشر:

فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن، ۵۲۳/۷

وحید مارکیٹ، جامع مسجد، دہلی، ۱۱۰۰۰۶

Published By-

FALAH RESEARCH FOUNDATION

523/7-Waheed Market, Jama Masjid, Delhi-110006

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	شرفِ انتساب	۴
۲	ایصالِ ثواب	۵
۳	عرضِ حال	۶
۴	تقریظِ جلیل	۱۰
۵	علامہ ابن ابی الدنیا کی مختصر سوانح	۱۲
۶	جھگڑا کرنے کی مذمت کا بیان	۱۸
۷	بطورِ تصنع پر تکلف کلام کرنے کا بیان	۱۹
۸	خصوصیت کی مذمت کا بیان	۲۱
۹	غیبت اور اس کی مذمت	۲۲
۱۰	غیبت کی تفسیر و توضیح	۳۲
۱۱	اس غیبت کا بیان جو جائز ہے، حرام نہیں	۳۴
۱۲	مسلمان کا اپنے مسلم بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع اور اس کی حفاظت کرنا	۳۷
۱۳	چغل خوری کی مذمت کا بیان	۳۹
۱۴	دورِ خالی یعنی فریبی اور دغا باز کی مذمت کا بیان	۴۴
۱۵	بندوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ ایک شخص دوسرے کا مذاق اڑائے	۴۵
۱۶	غیبت کے کفارہ کا بیان	۴۷

شرف انتساب

جلالۃ العلم ابو الفیض حضور حافظ ملت
 علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
 بانی: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)
 (ولادت: ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء -- وفات: ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء)

و

جملہ اکابر اہل سنت کے نام

جنہوں نے احقاق حق، ابطال باطل اور اعلاء کلمۃ حق کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی

برائے ایصال ثواب

والد گرامی، محمد ابوالکلام قادری اشرفی، جد امجد محمد کفیل الدین قادری، ہزار محمد قادری، محمد عبد
الغفور قادری، عبدالعزیز، علیم الدین، (نانا) محمد ریاض الدین اشرفی (بڑی امی) بی بی سلیمہ خاتون اور
خاندان کے جملہ مرحومین مرحومات۔
اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے آمین۔

طالب دعا:

غلام محمد ہاشمی مصباحی

مقام: تال چپوا، پوسٹ کونیہ بھیت

ضلع اتر دیناج پور (بنگلہ)

Mob. 8009482592

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض حال

ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور دنیا کے سنیت کا وہ عظیم ادارہ اور قلعہ ہے جس کی خدمات کا دائرہ بہت ہی وسیع اور ہمہ گیر ہے، یہ ادارہ اپنی گونا گوں خدمات اور بے شمار خصوصیات کی وجہ سے آج صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں مشہور و معروف ہے، کیوں نہ ہو کیوں کہ اس کی بنیادوں میں وقت کی عظیم عبقری شخصیتوں یعنی حضرت علی حسین اشرفی کچھوچھوی، سید العلماسید آل رسول برکاتی مارہروی، احسن العلماسید شاہ مصطفیٰ حسن میاں مارہروی، مفتی اعظم ہند حضور مصطفیٰ رضا خاں بریلوی اور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس ہاتھوں کا لگا ہوا پتھر موجود ہے۔ فرزند ان اشرفیہ کی یوں تو بے شمار خدمات ہیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں مگر ہر سال دستار فضیلت کے موقع پر ان کی جو تصنیفی اور تحریری سرگرمیاں دیکھنے کو ملتی ہیں ان کی نظیر اور مثال ملنا مشکل ہے، یہ امتیاز ہے فارغین اشرفیہ کا کہ ہر سال، طلبہ اپنے دستار کے موقع پر قوم و ملت کی راہ یابی اور ان کی رہنمائی کے لیے کوئی نہ کوئی رسالہ یا کتاب ترتیب دیتے ہیں اور اسے قوم کو بطور ہدیہ و تحفہ پیش کرتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اسی ادارے میں درجہ اعدادیہ سے میری تعلیم کا آغاز ہوا، جلالہ العلم حافظ ملت ابوالفیض علامہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی کے اس چمنستانِ علم میں اجلہ اساتذہ کرام سے فیض یاب ہونے کا موقع فراہم ہوا، ہم نے اپنے مشفق و مہربان اور ماہر و باکمال اساتذہ کی بارگاہِ فیض سے خوشہ چینی کی، درجہ بدرجہ ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ درجہ فضیلت پہنچ گیا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سال عرس عزیزی کے پر بہار موقع پر مجھے دستار فضیلت سے بھی نوازا جائے گا۔ میرے دل میں شروع ہی سے یہ آرزو اور تمنا تھی کہ جس طرح فارغین اشرفیہ ہر سال اپنی دستار بندی کے موقع پر کوئی کتاب یا رسالے کی تصنیف یا ترجمہ کرتے ہیں اور قوم کو بطور

ہدیہ و تحفہ پیش کرتے ہیں میں بھی کوئی ایسا کارنامہ انجام دوں اور اس میں حصہ لینے والوں میں شرکت کروں، بفضلہ تعالیٰ و تقدس اس نیک عزم و ارادہ کی تکمیل ہوئی تھی اس لیے اس سال میرے رفیق درس مولانا محمد زبد الحق مصباحی، صاحب گنجوی نے اس جانب میری توجہ مبذول کرائی اور پروفیسر و انجینئر حضرت ڈاکٹر فیض اللہ چشتی دامت برکاتہم العالیہ سے مشورہ کرنے کو کہا، سید صاحب قبلہ سے ہم لوگوں نے اپنا عریضہ پیش کیا، حضرت نے بڑی خوش دلی سے بات چیت کی اور شاداں و فرحان ہو کر دعائیں دیتے ہوئے طباعت کی ذمہ داری بھی لے لی مگر عدیم الفرستی اور کثرت مصروفیات کی وجہ سے کتاب کے انتخاب کا کام ہم لوگوں کے سر چھوڑا، اس کام کے لیے ہم لوگ عمدۃ المحققین صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ کے پاس پہنچے، حضرت سے ہم لوگوں نے اپنا عریضہ پیش کیا، حضرت نے رہ نمائی فرمائی نیز حضرت مفتی ناصر حسین مصباحی سے انٹرنیٹ کے ذریعے کتاب کے انتخاب کا بھی حکم دیا، حضرت مفتی محمد ناصر حسین صاحب قبلہ، کافی متحمل مزاج اور سنجیدہ عالم مفتی ہیں، درس نظامیہ کے ساتھ ساتھ شعبہ کمپیوٹر میں بھی کافی دسترس رکھتے ہیں، انھوں نے اس کام میں کافی جدوجہد کی اور اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر رسالے کا انتخاب فرمایا۔

رسالے کے انتخاب کے بعد اس کی اطلاع ہم لوگوں نے سید فضل اللہ چشتی دامت برکاتہم العالیہ کو دی حضرت سید صاحب قبلہ نے اسے قبول فرمایا اور اس کے ترجمے کی اجازت دے کر مفید مشوروں سے نوازا، اسی وقت سے ہم نے اس کام کی تکمیل کا عزم کم کر لیا اور بحمدہ تعالیٰ و تقدس بہت جلد اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

میں بے حد شکر گزار اور احسان مند ہوں اپنے تمام اجلہ اساتذہ کرام کا اور مندرجہ ذیل عظیم ہستیوں کا جن کی ذرہ نوازیوں اور خاص عنایتوں نے ہمیں اس قابل بنایا اور ہماری اس قلمی کاوش کو لائق اعتماد اور قابل اشاعت بنا دیا۔

والدین کریمین: جنھوں نے اپنا چین و سکون تنج کر اور بے شمار ناقابل برداشت مصائب و آلام جھیل کر ہم سب بھائیوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کما حقہ ادا فرمائی، اس راہ میں طرح طرح کی مشکلوں اور صعوبتوں کا سامنا کیا، تحصیل علم کے اس پورے عرصے میں ہر طرح کی آسائش و آرام

اور لذتوں سے اپنے آپ کو دور رکھا اور ہم لوگوں کی تعلیم کا سامان فراہم کیا، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال کرے، اور خصوصاً میرے والد گرامی کی مغفرت فرمائے (جو پچھلے سال ہی اس دار فانی سے کوچ کر گئے) اور جنت الفردوس میں انہیں جگہ عطا فرمائے۔

جامع معقولات و منقولات، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ شمس العلماء حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد شمس الہدی صاحب قبلہ مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ، حضرت جامعہ اشرفیہ کے بہت ہی ماہر و باکمال اور جملہ علوم و فنون میں دسترس رکھنے والے اساتذہ میں سے ہیں، ان کا نام اس وقت کے متبحر علمائے اہل سنت کی فہرست میں بہت ہی نمایاں نظر آتا ہے۔ وہ صرف درس و تدریس اور تحقیق و تفتیش ہی میں ماہر و باکمال نہیں بلکہ میدان تصنیف و تالیف میں بھی ان کا نمایاں کارنامہ ہے۔ یہ میرے لیے بہت ہی بڑی خوش بختی اور سعادت کی بات ہے کہ حضرت نے مجھ جیسے حقیر کے رسالے کو قبول فرمایا اور تصحیح فرما کر اسے لائق اعتبار اور قابل سند بنا دیا نیز ایک بہت ہی جامع تقریظ بھی رقم فرمایا جس سے میرے عزم و ارادہ کو مزید تقویت ملا، اور کتاب کا نام ”غیبت و چغل خوری کی تباہ کاریاں احادیث کی روشنی میں“ منتخب فرما کر اس کے ٹائٹل پیج کو روشن و تاباں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ ہم سب پر تادیر قائم رکھے اور ان کے فیوض سے ہم سب کو مالا مال کرے۔

پروفیسر سید فضل اللہ چشتی صابری دامت برکاتہم العالیہ، حضرت جس طرح علوم عصریہ میں مہارت تامہ اور کافی دسترس رکھتے ہیں اسی طرح علوم دینیہ سے بھی کافی آگاہ اور واقف ہیں، اسلامیات میں ان کا مطالعہ بہت ہی وسیع ہے، وہ ایک پروفیسر و انجینئر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی زبردست اور متبحر عالم دین بھی ہیں، اصلاح معاشرہ اور اصلاح قوم و ملت کا درد ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، دعوت و تبلیغ اور خدمت دین متین ان کا محبوب مشغلہ ہے، تحریر و قلم اور وعظ و تقریر دونوں میدان میں وہ ممتاز نظر آتے ہیں حضرت نے کتاب کی طباعت کی ذمہ داری لے کر ہمارے سر سے ایک بہت بڑا بھاری بوجھ اتار کر ہلکا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر جزیل سے نوازے۔

برادر کبیر عمدۃ العلماء حضرت علامہ و مولانا محمد شارب ضیا مصباحی شیخ الحدیث دارالعلوم فیض اکبری لونی شریف (گجرات) اور عمدۃ الفقہاء و المحدثین فقیہ العصر حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد عارف

حسین مصباحی استاذ و مفتی جامعہ قادریہ بگھاڑو سون بھدر (یوپی) جن کی محبتیں، شفقتیں اور ہدایتیں بچپن ہی سے میرے ساتھ رہیں، ترقی کی راہیں دکھانا، ہدایت ورہ نمائی کرنا اور ہر طرح سے ہمیں بہتر بنانے کی کوششیں کرنا سب کے سب انھیں کی ذرہ نوازیوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے انھیں مالا مال کرے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں ان احباب کو بھول جاؤں جنھوں نے قدم قدم پر میری امداد و اعانت کی اور ہر کام میں کندھے سے کندھا ملا کر ہمارا ساتھ دیا، میں ممنون و مشکور ہوں مولانا غلام نبی مصباحی ویشالوی کا کہ انھوں نے کتاب کی ٹائپنگ کا کام جو نہایت ہی محنت طلب اور جدوجہد والا کام ہے، انجام دیا اور ہمارا اچھا خاصا سرمایہ بچا دیا، اللہ تعالیٰ انھیں دونوں جہاں میں سر بلندی عطا فرمائے، اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

شکریہ ادا کرتا ہوں مولانا محمد ہاشم مصباحی دینا چپوری کا کہ جنھوں نے ترجمے میں بھی بعض جزوی مقامات پر ہماری رہ نمائی کی اور پروف ریڈنگ کا پورا کام ہمارے ساتھ انجام دیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

ساتھ ہی ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جنھوں نے کسی بھی قسم کی میری مدد کی اور میرا کام آسان کیا خصوصاً مولانا محمد مشفق عالم مصباحی، کشن گنج، مولانا احمد رضا کشن گنج، مولانا محمد صدام حسین دینا چپوری کا اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

انہیں میں ہم اپنے قارئین سے مؤذبانہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر ترجمے میں کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو برائے کرم از روے اصلاح آگاہ فرمائیں، انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب قدیر اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میری اس کتاب کو میرے والدین گرامی اور اجداد کرام کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

غلام محمد ہاشمی مصباحی

سکونت، تال چپوا، پوسٹ کونیہ بھدھ ضلع اتزدینا چپور (بنگلہ)

متعلم، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)

تقریظ جلیل

از: ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، شمس العلماء حضرت علامہ و مولانا

مفتی شمس الہدی صاحب قبلہ مدظلہ العالی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

باسمہ تعالیٰ

الحمد لولہ و الصلاة والسلام علی نبیہ و علی آلہ و صحبہ و حزبہ
وبعد۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی، دل باغ باغ ہو گیا جب دیکھا کہ عزیز القدر مولانا غلام محمد
ہاشمی مصباحی سلمہ نے ”ذم الغیبة والنمیمۃ“ کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اہل علم و تحقیق
کے یہاں یہ کتاب کافی قدر و منزلت کا حامل ہے کیوں کہ احادیث طیبہ کی روشنی میں جھوٹ فساد،
لڑائی جھگڑا، لگائی بجھائی، غیبت و چغل خوری وغیرہ عادات شنیعہ کے نقصانات دنیوی اور خسائر
اخروی کو محدث جلیل ابو بکر عبد اللہ بن محمد ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ نے یکجا بیان فرمایا ہے۔ تاکہ
مسلمان اس متعدی وبا سے اپنے کو محفوظ رکھ سکے اور وبال دنیا و آخرت سے نجات پاسکے اور قہر قہار
و غضب جبار سے بچ سکے۔ اور پورے سماج کو امن و چین کا گہوارہ بنایا جاسکے۔ قرآن و سنت کی غیر
سیاسی عالم گیر سنی تحریک ”دعوت اسلامی“ نے اس جانب بھر پور توجہ دی اور اصلاح معاشرہ کی جد
وجہد کے تحت کئی ترغیبی اور تربیتی کتب و رسائل کو متعدد زبانوں میں منتقل کر کے دنیا بھر میں
عام کیا۔ دعوت و تبلیغ کا یہ کافی پُر اثر اور باثمر اقدام ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اصلاح
عمل کی اس سعی پیہم سے اصلاح عقائد کا بھی حیرت انگیز نتیجہ بعونہ تعالیٰ برآمد ہو جاتا ہے۔ پھر
”ادع إلى سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة“ کا راز سر بستہ نگاہوں کے سامنے جلوہ
بار ہو جاتا ہے۔ اور ارشاد خداوندی کے مصالح ایک حد تک واشگاف ہوتے نظر آتے ہیں۔ کتاب

غیبت و چغل خوری کی تباہ کاریاں: احادیث کی روشنی میں (۱۱)

کے مضامین کے تناظر میں اس رسالہ کا نام ”غیبت و چغل خوری کی تباہ کاریاں احادیث کی روشنی میں“ مناسب لگتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مولانا موصوف کی اس مخلصانہ اور ناصحانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے ہمکنار فرمائے اور مزید خدمات دین و سنیت کی توفیق رفیق بخشے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلاة واکرم التسليم

شمس الہدیٰ عفی عنہ

خادم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ انڈیا

۲۲ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

علامہ ابن ابی الدنیا کی مختصر سوانح

اللہ تبارک تعالیٰ نے عالم اسلام کی رشد و ہدایت اور انھیں راہ راست پر گامزن کرنے کے لیے جن نفوس قدسیہ کو اس دار فانی میں مبعوث فرمایا، جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیت و استعداد اور علمی و عملی کمالات و خصوصیات کے ذریعے امت مسلمہ کو راہ راست پر لانے کے لیے اپنی انتھک جدوجہد اور آخری کوشش صرف کر دیں، جن کا حال یہ تھا کہ انھوں نے اصلاح اعمال و عقائد کی کوئی راہ باقی نہ چھوڑی، خدمت خلق کے لیے دعوت و تبلیغ سے بھی کام لیا، اپنے آپ کو عملی دنیا میں لوگوں کے سامنے آئیڈیل اور نمونہ بنا کر پیش کیا، وعظ و تقریر بھی کیے اور بے شمار کتابیں بھی تصنیف فرمائیں اور جن کی پوری زندگی راہ خدا اور خدمت دین متین میں گزر گئی، جن کا ایک ایک لمحہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری میں گزرا انھیں میں حضرت علامہ ابوبکر عبد اللہ بن محمد ہیں جنہیں جہاں علم و عمل میں لوگ علامہ ابن ابی الدنیا کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور طبقہ محدثین میں ان کی شخصیت تو ایسی واضح اور نمایاں ہے کہ جنہیں بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیوں کہ سیکڑوں اصحاب جرح و تعدیل اور محدثین سے ثابت ہے کہ آپ ثقہ ہیں، عادل ہیں اور صدوق ہیں اس طرح بے شمار الفاظِ تعدیل ان بزرگوں نے آپ کی شان میں ارشاد فرمایا ہے۔

نام و نسب: آپ کا نام ابوبکر عبد اللہ اور والد ماجد کا نام محمد ہے، سلسلہ نسب اس طرح ہے، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس قرشی، لیکن جب آپ نے تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے علمی و عملی کمالات، محدثانہ و فقیہانہ خصوصیات اور بے شمار فضائل و محاسن لوگوں کے سامنے پیش کیے تو پوری دنیا آپ کی جلالت شان دیکھ کر محو حیرت ہو گئی ادنیٰ اور متوسط درجے کے

علماء اور کنار بڑے بڑے جلیل القدر علماء، فقہاء اور محدثین بھی تعجب میں پڑ گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے ابن ابی الدنیا کے لقب سے آپ کو ملقب کر دیا اور آپ اسی متبرک لقب سے پوری دنیا میں مشہور و معروف ہو گئے۔

ولادت: آپ ۲۰۸ھ میں سرزمین بغداد میں ایک دین دار اور بافیض علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد اپنے وقت کے بہت ہی عظیم محدث اور بلند پایہ محقق تھے، انھیں کی نگرانی میں آپ نے پرورش پائی۔

خاندانی حالات: آپ کا گھرانہ علمی اور ادبی گھرانہ تھا، سرزمین بغداد میں آپ کا خاندان بڑی اہمیت کا حامل تھا، سارے لوگ علوم دینیہ سے واقف اور آگاہ تھے اور حد درجہ شغف بھی رکھتے تھے، خود آپ کے والد ماجد اپنے وقت کے ایک عظیم محدث تھے، انھیں چیزوں کا نتیجہ تھا کہ بچپن ہی سے آپ کے قلب و دماغ میں علم دین کی سچی محبت اور اس کے حصول کا والہانہ شغف رچ بس گیا تھا، بالآخر تحصیل علم کی راہ میں آپ نے قدم رکھا اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے بے شمار فقہاء اور محدثین سے سماعت حدیث کی، مختلف علوم فنون کا درس لیا، بفضلہ تعالیٰ و تقدس اپنے وقت کے ایک عظیم اور بلند پایہ محدث بن گئے اور وہ وقت بھی بہت قریب آگیا کہ جس میں فقہاء اور محدثین نے آپ کو ابن ابی الدنیا کے لقب سے ملقب کیا۔

چند جلیل القدر محدثین کے الفاظ تعدیل

اب ذیل میں چند ایسے اصحاب جرح و تعدیل کے اسما اور ان کے الفاظ رقم کیے جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کی شان میں انھیں استعمال کیا ہے:

(۱) - ابو حاتم رازی نے فرمایا:

”بغدادی صدوق“ (بغداد کے یہ محدث بہت ہی سچے ہیں)

(۲) - ابن جوزی نے فرمایا:

- ”کان ذا مروءة، ثقة، صدوقاً“
 (وہ بہترین مروت و انسانیت کے حامل، ثقہ اور عادل ہیں)
 (۳)۔ مڑی نے فرمایا:
- ”الحافظ، صاحب التصانیف المشہورۃ“
 (وہ حافظ احادیث اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں)
 (۴)۔ ذہبی نے فرمایا:
- ”المحدث العالم الصدوق“
 (وہ بہت بڑے محدث اور سچے عالم دین ہیں)
 (۵)۔ ذہبی نے فرمایا:
- ”تصانیفہ کثیرۃ جدّا فیہا محبّات و عجائب“
 (ان کے تصانیف بہت زیادہ ہیں ان میں بے شمار باریکیاں، حیرت کن نکتے اور بہت سارے فوائد ہیں)
- (۶) ابن کثیر نے فرمایا:
- ”الحافظ، المصنف فی کل فن، المشہور بالتصانیف الکثیرۃ النافعة الشائعة الذائعة“
 (وہ حافظ احادیث کثیرہ اور ہر فن میں کتاب تصانیف فرمانے والے ہیں، ان کی تصانیف کثیرہ پوری دنیا میں مشہور اور نفع بخش ہیں)
- (۷) ابن حجر نے فرمایا:
- ”صدوق حافظ، صاحب تصانیف“
 (وہ نہایت ہی سچے، حافظ احادیث کثیرہ اور صاحب تصانیف جلیلہ ہیں)
 (۸) ابن تفری بردی نے فرمایا:

”کان عالماً، زاهداً، ورعاً، عابداً، وله تصانیف الحسان، والناس بعده عیال علیہ فی الفنون التي جمعها، وروی عنه خلق كثير، واتفقوا علی ثقته و صدقه و أمانته“

(وہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین، تارک الدنیا، پرہیزگار اور عبادت گزار تھے، ان کے تصانیف بہت عمدہ ہیں، جن علوم و فنون میں انھوں نے طبع آزمائی کی ان کے بعد علما و فقہا سب کے سب ان کے عیال ہیں، ان سے بہت سارے راویان حدیث نے، حدیث روایت کی اور سارے علما و فقہا، ان کی ثقاہت و صداقت اور امانت پر متفق تھے)

ان محدثین کے اسماء جن سے آپ نے روایت کی

جن محدثین سے آپ نے علوم و فنون حاصل کیے ہیں یوں تو ان کی تعداد بے شمار ہیں مگر ذیل میں چند کے اسماء درج کیے جا رہے ہیں:

- | | |
|------------------------------------|------------------------------------|
| (۱) - آپ کے والد ماجد محمد بن عبید | (۲) - احمد بن ابراہیم موصلی |
| (۳) - احمد بن ابی ابراہیم دورقی | (۴) - علی بن جعد |
| (۵) - ابراہیم بن منذر حزامی | (۶) - خلف بن ہشام بزار |
| (۷) - زہیر بن حرب | (۸) - عبد اللہ بن عون خزاعی |
| (۹) - سرج بن یونس | (۱۰) - سعید بن سلیمان واسطی |
| (۱۱) - کامل بن طلحہ جمدی | (۱۲) - منصور بن ابی حازم |
| (۱۳) - ابو عبید قاسم بن سلام | (۱۴) - ابوالاحوص محمد بن حیان بغوی |
| (۱۵) - محمد بن سعد | (۱۶) - داؤد بن رشید |
| (۱۷) - حسن بن حماد | (۱۸) - بخاری |
| (۱۹) - ابو داؤد سجستانی وغیرہ۔ | |

ان محدثین کے اسما جنہوں نے آپ سے روایت کی

- (۱) - (تفسیر میں) ابن ماجہ (۲) - ابراہیم بن جنید
 (۳) - حارث بن ابی اسامہ (۴) - عبد الرحمن بن ابی حاتم
 (۵) - ابو علی ابن حمزیمہ (۶) - ابو العیاس بن عقدہ
 (۷) - عبد اللہ بن اسماعیل (۸) - ابو بشر دلالی
 (۹) - محمد بن خلف (۱۰) - وکیع ابن الجراح
 (۱۱) - ابو جعفر بختری (۱۲) - ابو بکر محمد بن ابی خلف
 (۱۳) - ابو سہل بن زیاد قطان (۱۴) - محمد بن یحییٰ سلیمان مروزی
 (۱۵) - ابو بکر احمد بن مروان دینوری (۱۶) - ابو علی حسین بن صفوان برزعی
 (۱۷) - ابو الحسن احمد بن عمر نیشاپوری (۱۸) - علی بن فرج بن ابی روح عکبری
 (۱۹) - ابو بکر نجاد (۲۰) - ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی وغیرہ۔
 تصانیف جلیلہ: یوں تو آپ کے تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہاں صرف ان تصانیف کو درج کیا جا رہا ہے جو ”مجموع“ میں بالترتیب مرقوم ہیں:

- (۱) الأُدب (۲) الأخوان (۳) الأمر بالمعروف
 (۴) التہجد (۵) التوبة (۶) التوکل
 (۷) الجہاد (۸) الجوع (۹) الجیران
 (۱۰) حسن الظن (۱۱) الحلم (۱۲) الحوائج
 (۱۳) الخمول والتواضع (۱۴) دلائل النبوة (۱۵) الذکر
 (۱۶) ذم الدنيا (۱۷) الرضا (۱۸) الرقة
 (۱۹) الرهبان (۲۰) الزهد (۲۱) السخاء
 (۲۲) شرف الفقر (۲۳) الشکر (۲۴) الصبر

(۲۵) صفة الجنة	(۲۶) صفة النار	(۲۷) الصمت
(۲۸) العزلة	(۲۹) العلم	(۳۰) العیال
(۳۱) فضائل القرآن	(۳۲) الفرج بعد الشدة	(۳۳) فضل رمضان
(۳۴) قضاء الحوائج	(۳۵) قصر الأمل	(۳۶) القبور
(۳۷) کرامات الأولیا	(۳۸) مجابی الدعوة	(۳۹) محاسبة النفس
(۴۰) من عاش بعد الموت	(۴۱) النوادر	(۴۲) النوازع
(۴۳) الهدایا	(۴۴) الهم والحزن	(۴۵) الهواتف
(۴۶) الوجل	(۴۷) الورع	(۴۸) اليقین.

وفات: علم و عمل کا یہ آفتاب و ماہتاب اپنی پوری زندگی خدمت دین متین میں گزار کر ۲۸۱ھ میں روپوش ہو گیا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، سرزمین بغداد کے مغربی خطے ”شونیزیہ“ میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب قدیر ہم کو اور سارے مسلمانان عالم کو ان کی تصانیف سے استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے اور ان کا فیض ہم سب پر عام و تام کرے، آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ و علی آلہ و أصحابہ أکرم الصلوٰت و التسلیم۔

غلام محمد ہاشمی مصباحی

متعلم: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

جھگڑا کرنے کی مذمت کا بیان

حدیث نمبر (۱) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ حقیقتِ ایمان کے کمال کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ جھگڑانہ چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو، اور جھوٹ کے خوف سے زیادہ گفتگو کرنا نہ چھوڑ دے۔

حدیث نمبر (۲) | حضرت سلمہ بن وردان سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو ارشاد فرما رہے ہیں اس کا مطلب کیا ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے تو اس کے لیے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جائے گا، اور جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جائے گا، اور جس کے اخلاق و عادات بہتر اور عمدہ ہوں اس کے لیے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جائے گا۔“

حدیث نمبر (۳) | حضرت ابن کعب نے اپنے والد کعب بن مالک سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اس غرض سے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے وہ علما سے مجادلہ کرے گا، یا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

حدیث نمبر (۴) | حضرت داؤد بن شاپور سے مروی، فرمایا: میں نے شہر بن حوشب سے سنا کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! اس غرض سے علم حاصل مت کر کہ تو اس کے ذریعے علما پر فخر و مباہات کرے یا جاہلوں سے جھگڑا کرے یا مجلسوں میں ریاکاری کرے۔

حدیث نمبر (۵) | حضرت حرث بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلم بھائی پر ظلم نہ کر، اس سے دل لگی نہ کر اور اس سے جھگڑانہ کر۔

حدیث نمبر (۶) | حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے آزاد کردہ غلام عبد اللہ بن سائب نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: زمانہ جاہلیت میں، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا لیکن جب مدینہ منورہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں میں آپ کو اچھی طرح پہچانتا ہوں، آپ میرے ساتھ رہتے، تو آپ کیا ہی بہترین ساتھی ہیں، نہ مخالفت کرتے اور نہ جھگڑتے۔

حدیث نمبر (۷) | علی بن بذیمہ سے مروی ہے کہ حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ کا مسلمان بھائی آپ کو عداوت کے باوجود نہیں چھوڑتا؟ فرمایا: اس لیے کہ میں نہ تو اس سے دل لگی کرتا ہوں اور نہ بحث و تکرار۔

بطور تصنع پر تکلف کلام کرنے کا بیان

حدیث نمبر (۸) | حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہے ان میں سب سے خوف ناک یہ ہے کہ ہر منافق زبان کا جانکار ہوگا۔

حدیث نمبر (۹) | حضرت عمرو بن سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کام کے لیے حاضر ہوئے اور حاجت بیان کرنے سے پہلے ہی غیر ضروری لمبی گفتگو کر ڈالی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج تو جس قدر لمبی تمہید باندھ رہا ہے تو نے ایسا تو کبھی نہیں کیا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ اپنے کلام کو اس طرح چبائیں گے جس طرح گائے اپنی زبان سے گھاس چباتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۰) | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو طرح طرح کی نعمتوں سے پروان چڑھتے ہیں، قسم قسم کے کھانے کھاتے اور طرح طرح کے لباس پہنتے ہیں اور گفتگو کرتے وقت (تکلف) منہ کھولتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱) | حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ وہ کوفہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اسی میں اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کچھ بیان کی تاثیر سحر و جادو سی ہوتی ہے، کچھ اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں اور کچھ کلام ایسے ہیں کہ انھیں ایسے شخص پر پیش کیا جاتا ہے جو اس کے لائق نہیں ہوتا اور اس کا ارادہ بھی نہیں رکھتا۔ صعصعہ بن صوحان جو قوم میں کم عمر تھا اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حق فرمایا ہے اور اگر وہ ارشاد نہ فرماتا تو بھی ایسا ہی ہوتا، راوی نے کہا: ہم نشینوں میں سے ایک شخص نے اس سے وجہ اور علامت طلب کی تو لوگوں کے مجلس سے اٹھ کر چلے جانے کے بعد اس نے اس سے کہا: تم نے یہ کیوں کہا؟ تو کہا کیوں نہ کہوں، رہا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ”کچھ بیان کی تاثیر سحر و جادو سی ہوتی ہے“ تو اس کی توضیح یہ ہے کہ کسی آدمی کے اوپر کسی کا حق ہوتا ہے وہ، صاحب حق سے پر تکلف کلام کر کے غلط استدلال قائم کرتا ہے، اس کے بیان سے لوگ مسحور ہو جاتے ہیں تو وہ حق لے لیتا ہے حالانکہ حق اس پر ہے۔ اور رہا ”علم میں سے کچھ جہالت پر مبنی ہوتے ہیں“ اس کی وضاحت یہ ہے کہ عالم دین اپنے علم سے ایسی چیز ملا لیتا ہے جو وہ نہیں جانتا تو یہ چیز اسے جاہل بنا دیتی ہے اور رہا ”اشعار میں سے کچھ حکمت پر مبنی ہوتے ہیں“ تو یہ، وہ وعظ و نصیحت اور حکایات ہیں جن سے لوگ نصیحت کرتے ہیں، اور رہا ”إن من القول عیالا“ کا مطلب تو وہ، آپ کا اپنا کلام اور اپنی بات ایسے شخص پر پیش کرنا جس کی شان کے یہ لائق نہیں اور جو اس کا ارادہ نہیں رکھتا۔

حدیث نمبر (۱۲) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کلام میں اونٹ کی طرح منہ ہلانا، شیطان کی طرف سے ہے۔

حدیث نمبر (۱۳) | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: سنو! کلام میں مبالغہ آمیزی کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

خصومت کی مذمت کا بیان

حدیث نمبر (۱۴) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا علم بے جا خصومت میں پڑتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حدیث نمبر (۱۵) | حضرت ربیع بن ملح نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو جعفر کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! اپنے آپ کو خصومت سے بچاؤ اس لیے کہ خصومت دین کو مٹا دیتی ہے۔ اور اس کو سننے والے شخص نے مجھ سے بیان کیا: یہ خصومت بغض و کینہ کا باعث و سبب بنتی ہے اور اس کے پیچھے کوشش و محنت برباد جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۶) | حضرت عبدالکریم بن ابی امیہ سے مروی ہے، فرمایا: کوئی بھی پرہیز گار شخص، دین میں بھی جھگڑا نہیں کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۷) | حضرت صالح بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا: مجھے ان قیاس آرائی کرنے والوں نے ایسا کر چھوڑا کہ گھر کے کوڑا کرکٹ سے زیادہ ناپسند، مسجد لگتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۸) | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت جھگڑا لوبہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۹) | حضرت ابن قتیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن عبید اللہ بن ابی بکرہ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے جواب دیا میرے اور میرے چچا زاد بھائی کے درمیان کچھ جھگڑا ہے، انھوں نے فرمایا کہ تمھارے باپ کا مجھ پر کچھ احسان ہے میں اس بدلہ کا چکانا چاہتا ہوں، اور بخدا میں نے خصومت سے بڑھ کر کسی چیز کو دین کو زیادہ لے جانے والی، مروت و انسانیت میں کمی پیدا کرنے والی، لذت کو ضائع کرنے والی اور دل کو پھیرنے والی نہیں دیکھا، ابن قتیبہ فرماتے ہیں: میں اٹھ کر جانے لگا تو میرے مخالف نے کہا تمھیں کیا ہوا؟ میں نے کہا میں تجھ سے جھگڑا نہیں کر سکتا اس نے کہا تم مجھ گئے ہو کہ میں حق پر ہوں میں

نے کہا نہیں، لیکن میں اپنے نفس کو اس سے بچانا چاہتا ہوں اور عن قریب تجھے تمھاری ضرورت پر باقی رکھوں گا، اس نے کہا: میں تجھ سے کچھ بھی نہیں مانگتا جو تمھارا ہے۔ پس تھوڑی دیر بعد گزرا تو جھگڑ رہا تھا تو اسے اس کی بات یاد دلایا۔ وہ بولا: اگر تمھارے جھگڑے کی مقدار دس گنا ہوتی تو طے کر لیتا مگر وہ ۲۰ کروڑ گنا سے زائد خواہشات ہیں۔

حدیث نمبر (۲۰) | حضرت محمد بن علی سے مروی ہے، فرمایا: جھگڑالو لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں پڑتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۱) | حضرت عمرو بن فضیل سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: میں نے جھگڑا نہیں کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا کبھی نہیں؟ تو ابن داؤد نے کہا: ہاں کبھی نہیں۔

حدیث نمبر (۲۲) | حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: جو شخص اپنے دین کو جھگڑوں کا نشان بنائے گا وہ اکثر بدلتے پلٹتے مرجائے گا۔

غیبت اور اس کی مذمت

حدیث نمبر (۲۳) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا خون، مال اور اس کی عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

حدیث نمبر (۲۴) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، اس سے روگردانی نہ کرو/ قطع تعلق نہ کرو، اور تم میں کا کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام بندے آپس بھائی بھائی بن جاؤ۔

حدیث نمبر (۲۵) | حضرت جابر اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ اس لیے کہ غیبت زنا سے بھی بدترین ہے، بلاشبہ آدمی زنا کرتا ہے پھر سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما

لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اسے معاف کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔

حدیث نمبر (۲۶) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں کو اپنے ناخنوں سے نوچ رہے تھے، تو میں نے کہا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں اور ان کی عزت (کی پامالی کے لیے ان کے) پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر (۲۷) | حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ سلیم بن جابر نے کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا بھلا کام بتائیے جس سے اللہ مجھے نفع پہنچائے، حضور نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی کے کسی کام کو کچھ بھی حقیر اور معمولی نہ سمجھو اگرچہ تمہیں اپنے ڈول کا پانی پیاسے کے ڈول اور برتن ہی میں ڈالنا پڑے اور یہ کہ اپنے مسلم بھائی سے خوش ہو کر ملو، اور اگر وہ چلا جائے تو اس کی غیبت نہ کرو۔

حدیث نمبر (۲۸) | حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ گھر میں رہنے والی پردہ نشیں عورتوں نے بھی سنا تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو! جو اپنی زبان سے تو ایمان لے آئے لیکن دل سے مومن نہیں ہوئے، تم لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو، اور ان کی پوشیدہ عیوب کے پیچھے نہ پڑو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیب کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ عیب کو ظاہر و عیاں کر دیتا ہے اور اللہ جس کے پوشیدہ عیب کو ظاہر و عیاں کر دے تو اسے اس کے گھر کے اندر رہنے کے باوجود رسوا کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۹) | حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ان لوگوں کی جماعتو! جو زبان سے تو ایمان لائے مگر دل سے ایمان نہیں لائے، تم لوگ مسلمانوں کے پوشیدہ عیوب کے پیچھے نہ پڑو اور نہ ہی ان کی لغزشوں کے پیچھے پڑو کیوں کہ جو مسلمانوں کی لغزشوں کے پیچھے پڑتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لغزشوں کی گرفت فرماتا ہے، اور اللہ جس

کی لغزشوں کی گرفت فرماتا ہے تو اسے رسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ گھر کے اندر ہو۔

حدیث نمبر (۳۰) | حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی لغزشوں کے پیچھے نہ پڑو کیوں کہ جو مسلمانوں کی لغزشوں کی پیچھے پڑتا ہے اللہ اس کی لغزشوں کی گرفت فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کو گھر کے اندر رسوا کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۳۱) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک دن کے روزے کا حکم دیا اور یہ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ہرگز افطار نہ کرے جب تک کہ میں اسے اجازت نہ دے دوں، تو لوگوں نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب شام ہو گئی تو لوگ سرکاری بارگاہ میں آنے لگے، ہر شخص آکر عرض کرتا یا رسول اللہ! میں دن بھر روزہ رکھا اب مجھے اجازت دے دیجیے کہ میں افطار کر لوں تو اسے اجازت دے دیتے، اسی طرح لوگ آتے گئے اور اجازت لیتے گئے یہاں تک کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے گھر کی دو نوجوان عورتوں نے دن بھر روزہ رکھا وہ آپ کے پاس آنے سے حیا کر رہی ہیں آپ ان دونوں کو افطار کرنے کی اجازت دے دیجیے تو حضور نے اس شخص سے منہ پھیر لیا، پھر وہ دوبارہ حضور کی بارگاہ میں آیا، حضور نے اس سے روگردانی فرمائی پھر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا ہے وہ کیسے روزہ رکھ سکتا ہے؟ جو دن بھر لوگوں کا گوشت کھاتا ہے/ غیبت کرتا ہے۔ جاؤ ان دونوں کو حکم دو کہ کسی طرح سے قے کریں اگر وہ روزہ دار ہیں چناں چہ وہ لوٹا اور ان دونوں کو ساری باتیں بتا کر قے کرنے کو کہا: دونوں نے قے کیا تو ہر ایک نے خون بستہ قے کیا پھر وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لوٹ آیا اور ساری باتیں بتائیں تو حضور نے سن کر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان دونوں کے پیٹ میں یہ نگلی ہوئی قے رہ جاتی تو آگ ان دونوں کو جلا ڈالتی۔

حدیث نمبر (۳۲) | حضرت سلیمان بنی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے سنا وہ ابو عثمان نہدی کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ غلام عبید سے حدیث بیان کر رہا تھا: انصار کی دو عورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں روزہ رکھا تو ان میں سے ایک، دوسرے کے پاس

بیٹھی اور دونوں، لوگوں کی غیبت کرنے لگیں، تو ایک شخص سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! دو عورتیں روزہ رکھی ہیں اور قریب ہے کہ دونوں پیاس کی وجہ سے مرجائیں، تو حضور ﷺ نے اس سے اعراض کیا اور خاموش ہو گئے اس کے بعد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پھر آیا۔ راوی نے فرمایا، میرا گمان ہے کہ انھوں نے ظہر کے وقت یہ کہا تھا۔ تو عرض کیا اے اللہ کے رسول بخدا یہ دونوں مر چکے ہیں یا مرنے کے قریب ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لاؤ، پھر حضور نے ایک پیالہ منگایا اور ان دونوں میں سے ایک سے ارشاد فرمایا: قے کرو اس نے خون اور پیپ کی اتنی قے کی کہ پیالہ بھر گیا، اور دوسری عورت سے ارشاد فرمایا: قے کرو تو اس نے بھی خون اور پیپ کی قے کی یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا، پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ ان دونوں نے ان چیزوں سے اپنے آپ کو باز رکھا جسے اللہ نے ان کے لیے حلال فرمایا ہے اور ان چیزوں سے روکے نہیں رکھا جن کو اللہ نے حرام فرمایا ہے، ان میں سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھی غیبت کر رہی تھیں۔

حدیث نمبر (۳۳) | حضرت یحییٰ بن کثیر سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی عورت کو کھانا کھانے کی دعوت دی جو چغلی اور غیبت میں ملوث رہتی تھی اس عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں روزہ دار ہوں، تو حضور نے فرمایا: تم نے روزہ نہیں رکھا ہے کیوں کہ تو غیبت کرتی ہے پھر جب دوسرا دن ہوا اس نے کچھ احتیاط کیا پھر حضور نے اسے کھانے کے لیے بلایا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں حضور نے فرمایا: قریب تو ہے لیکن مکمل روزہ ابھی تو نے نہیں رکھا ہے پھر جب تیسرا دن ہوا اس نے مکمل احتیاط کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے بلایا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں، تو حضور نے ارشاد فرمایا: اب تم نے روزہ رکھا ہے (کیوں کہ چغلی اور غیبت تم نے چھوڑ دی ہے)

حدیث نمبر (۳۴) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود میں ستر گنا ہیں ان میں سب سے آسان گناہ وہ ہے جو آدمی کا اپنی ماں سے زنا کرنے کی مانند ہے، اور سود میں سب سے بڑا گناہ مسلمان آدمی کی عزت (پامال کرنا) ہے۔

حدیث نمبر (۳۵) | حضرت ابو نوح سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے بھائی پر گالی گلوچ کے ذریعے برتری ظاہر کرنا ہے / حاصل کرنا ہے۔
حدیث نمبر (۳۶) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو اس میں سود اور اس کی برائیوں اور قباحتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک سودی درہم جسے انسان حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے چھتیس زانیہ کے گناہ سے بڑا ہے جس سے آدمی نے زنا کیا ہو۔ اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان آدمی کی عزت و آبرو (کی پامالی) ہے۔

حدیث نمبر (۳۷) | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو حضور ایسے دو قبروں کے پاس تشریف لائے جن کے اندر رہنے والے آدمیوں کو عذاب دیا جا رہا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: رہا یہ دونوں تو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے انھیں عذاب نہیں دیا جا رہا ہے، ویل ہے۔ رہا ان میں سے ایک تو وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا اور دوسرا تو وہ اپنے پیشاب سے بچتا نہیں تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تروتازہ ایک شاخ یا دو شاخیں منگائیں، انھیں توڑا اور ان دونوں کو قبروں میں گاڑنے کا حکم دیا، قبر میں گاڑا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تروتازہ رہیں گیں یا جب تک یہ دونوں خشک نہ ہو جائیں ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

حدیث نمبر (۳۸) | حضرت قیس سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک مردہ خچر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: بخدا تم میں سے کوئی شخص اس خچر کا گوشت کھائے تو یہ اس کے اپنے بھائی کے گوشت کھانے سے بہتر ہے / اپنے بھائی کی غیبت کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۳۹) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلم بھائی کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کرے گا تو آخرت میں حقیقتاً اسے اس کا گوشت پیش کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس مردہ کو کھاؤ جس طرح اسے زندہ کھاتے تھے تو اس کا گوشت کھائے گا، شور مچائے گا اور منہ بگاڑے گا۔

حدیث نمبر (۴۰) | حضرت عبیدہ سلمانی سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: روزہ توڑنے

والی دو چیزیں غیبت اور جھوٹ سے بچو۔

حدیث نمبر (۴۱) | حضرت مجاہد سے مروی ہے، فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کا روزہ سالم رہتا ہے، وہ غیبت اور جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۲) | حضرت ربیع بن صبیح سے مروی ہے کہ دو شخص مسجد حرام کے ایک دروازے کے پاس بیٹھے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مخنث (ہجڑا) تھا تو ان دونوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپس میں بولا کہ یقیناً اس کے اندر کوئی عیب ہے۔ تو نماز کی اقامت کہی گئی، دونوں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی پھر ان دونوں کے دلوں میں کوئی شبہ پیدا ہوا اس کی وجہ سے جو انھوں نے کہا تھا، دونوں، حضرت عطا کے پاس آئے اور سوال کیا، حضرت عطا نے ان کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ وضو کریں اور نماز ادا کریں، وہ دونوں روزہ دار تھے تو انھیں اس دن کے روزے کی قضا کا بھی حکم دیا۔

حدیث نمبر (۴۳) | حضرت خالد ربیع سے مروی ہے فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوا تو کچھ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا جو ایک آدمی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے میں نے انھیں اس چیز کے بارے میں منع کیا تو وہ لوگ باز آگئے، پھر ان لوگوں میں گفتگو شروع ہوئی پھر دوبارہ اس شخص کے بارے میں بولنے لگے تو میں نے بھی ان کے ساتھ اس شخص کے عیوب میں سے کسی عیب کا تذکرہ کر ڈالا تو جب رات ہوئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالی چیز ہے وہ آدمی کے مشابہ ہے فرق صرف یہ ہے کہ وہ لمبا بہت زیادہ ہے اس کے ساتھ ایک طشتری ہے، اس پر سور کا گوشت ہے، اس نے کہا کہ کھاؤ، میں کہا: میں سور کا گوشت کھاؤں؟ بخدا میں نہیں کھاؤں گا، اس نے میری گدڑی پکڑی اور سخت ڈانٹ کر کہا کہ کھاؤ اور میرے منہ میں ڈال دیا، تو میں چبانے لگا اسے نگلتا نہیں تھا اور اگلنے سے ڈر رہا تھا اسی حالت میں تھا کہ میں بیدار ہو گیا۔ تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں تین دن تین رات یوں ہی رہا کچھ نہیں کھایا، جو کچھ بھی کھاتا اپنے منہ میں اس گوشت کا ذائقہ محسوس کرتا۔

عبداللہ ابن ابی الدنیا نے حدیث بیان کی فرمایا: میں نے یحییٰ بن ایوب سے سنا وہ اپنے بارے میں تذکرہ کر رہا تھا کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا اور اس نے

چکناہٹ کا ذائقہ اپنے ہونٹوں پر کئی دنوں تک محسوس کیا اور یہ اس لیے تھا کہ ایک شخص کے ساتھ بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۴۴) | حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس کی تفسیر یہ ہے: تم میں سے ایک، دوسرے پر طعن نہ کرے۔

حدیث نمبر (۴۵) | حضرت مجاہد سے، فرمان الہی ”وَلِكُلِّ هَمَزَةٍ لُّمَزَةٌ“ کی تفسیر میں مروی ہے فرماتے ہیں: ”الْهَمَزَةُ“ کا معنی لوگوں میں طعن کرنے والے اور ”اللُّمَزَةُ“ سے مراد وہ آدمی ہے جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۶) | حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ ذوالقرنین عليه السلام نے اپنی کسی قوم سے کہا: اے لوگو! تمہارا کیا حال ہے کہ تمہارا کلمہ ایک ہے اور راستہ بھی سیدھا اور راست ہے؟ تو لوگوں نے عرض کیا: ہم پہلے ہی سے نہ کسی کو دھوکا دیتے ہیں اور نہ ہم میں کا ایک، دوسرے کی غیبت کرتا ہے۔

حدیث نمبر (۴۷) | حضرت شفی بن ماتع اصحی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہوں گے جو جہنمیوں کو اس تکلیف پر بھی تکلیف پہنچائیں گے جن میں وہ مبتلا ہیں، انھیں گرم پانی اور سخت بھڑکتی آگ میں دوڑایا جائے گا یا ویلاہ یا شوراہ کہہ کر پکاریں گے، ایک جہنمی دوسرے سے کہے گا، یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اس تکلیف پر بھی ہمیں تکلیف پہنچائی ہے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ تو دوسرا جواب میں کہے گا: ایک شخص وہ ہے جس پر آگ کے انگارے کا تابوت معلق ہے اور ایک وہ جو اپنی انٹریوں کو گھسیٹتا ہے اور ایک وہ جس کا منہ، پیپ اور خون بہاتا ہے اور ایک وہ جو اپنا گوشت کھاتا ہے۔ تو اس سے جو گوشت کھاتا ہے یعنی غیبت کرتا ہے کہا جائے گا: اس دور رہنے والے شخص کا کیا حال ہے؟ اس نے ہمیں تکلیف و مصیبت میں رہنے کے باوجود مزید تکلیف پہنچایا ہے؟ تو کہے گا: سب سے دور رہنے والا آدمی وہی ہے جو پیٹھ پیچھے لوگوں کا گوشت کھاتا تھا یعنی غیبت کرتا تھا اور چغل خوری کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۴۸) | حضرت قیس ابن ابی حازم سے مروی ہے فرمایا کہ عمرو بن عاص

غیبت و چغل خوری کی تباہ کاریاں: احادیث کی روشنی میں (۲۹)

ﷺ ایک مردہ خچر کے پاس سے گزرے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا: بخدا تم میں سے کسی کا اس کا گوشت کھانا یہاں تک کہ پیٹ بھر جائے کسی مسلمان کے گوشت کھانے یعنی غیبت کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۴۹) | حضرت کعب سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: غیبت عمل کو باطل کر دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۵۰) | حضرت قتادہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بیان کیا گیا کہ عذاب قبر کی کل تین تہائیاں ہیں ایک تہائی غیبت کی وجہ، سے دوسری تہائی پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے اور تیسری تہائی چغل خوری کی وجہ سے۔

حدیث نمبر (۵۱) | اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ“ کی تفسیر میں حضرت ضحاک سے مروی ہے فرمایا: ”الَلْمِز“ کا معنی، چغلی ہے، یعنی آپس میں چغل خوری نہ کرو۔

حدیث نمبر (۵۲) | حضرت ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بخدا غیبت، لقمہ کے جسم میں (پیٹ میں) پہنچنے سے بھی تیز تر مومن کے دین میں رخنہ ڈال دیتی ہے۔

حدیث نمبر (۵۳) | حضرت خصاف، خضیف اور عبدالکریم بن مالک فرماتے ہیں: ہم نے اسلاف کو اس حال میں پایا کہ وہ نہ تو روزے میں عبادت کا اعتقاد رکھتے تھے اور نہ نماز میں لیکن لوگوں کی عزتوں کی پامالی سے بچنے میں عبادت سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر (۵۴) | حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تم اپنے ساتھیوں کے عیوب کا تذکرہ کرنا چاہو تو پہلے اپنے عیب کا تذکرہ کرو۔

حدیث نمبر (۵۵) | حضرت یزید بن اسلم کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: تم میں کا کوئی ایسا ہے جو اپنے مسلم بھائی کی آنکھ کا تنکا تو دیکھ لیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کے اندر کاتنہ اسے نظر نہیں آتا۔

حدیث نمبر (۵۶) | حضرت حفص بن عثمان سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب فرماتے

تھے: اپنے آپ کو لوگوں کے بُرے ذکر میں مشغول نہ کرو کیوں کہ یہ مصیبت ہے بلکہ تم اپنے آپ پر اللہ کا ذکر لازم کر لو اس لیے کہ یہ رحمت ہے۔

حدیث نمبر (۵۷) | حضرت صالح مزنی سے مروی ہے، فرمایا: سلمان نے حضرت ابو دردا کے پاس یہ مکتوب لکھ بھیجا: اما بعد: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا تاکید حکم دیتا ہوں اس لیے کہ یہ دوا ہے، اس میں بیماریوں کے لیے شفا ہے اور لوگوں کے بُرے ذکر سے منع کرتا ہوں اس لیے کہ یہ بیماری ہے۔

حدیث نمبر (۵۸) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اے ابن آدم! تو حقیقت ایمان تک اسی وقت پہنچ پائے گا جب کہ لوگوں کو اس عیب سے متصف نہ کرو جو خود تمہارے اندر ہے اور جب تو اس عیب کی اصلاح کرنے لگو تو پہلے اپنی ذات ہی سے اصلاح کا آغاز کرو، جب تم ایسا کر لو گے تو تمہارا یہ کام تمہاری ذات کے خاصے میں شمار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس طرح ہو۔

حدیث نمبر (۵۹) | حضرت عون بن عبد اللہ سے مروی ہے، فرمایا: جو بھی شخص لوگوں کے عیوب بیان کرنے کے لیے وقت نکالے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا یہ وقت نکالنا اس غفلت کی وجہ سے ہے جس سے وہ خود غافل ہے۔

حدیث نمبر (۶۰) | حضرت غسان سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی نے فرمایا: جب کسی آدمی کو لوگوں کے عیوب میں دل دادہ اور اپنے عیوب سے غافل دیکھو تو جان لو کہ اس کے ساتھ اسی طرح کے قضا کا ارادہ کیا جا چکا ہے۔

حدیث نمبر (۶۱) | حضرت سلیمان تیمی سے مروی ہے کہ احنف بن قیس نے فرمایا: کسی بھی شخص کے میرے پاس سے چلے جانے کے بعد، میں نے برائی کے ساتھ اسے یاد نہ کیا اور نہ ہی اس کی برائی کا تذکرہ کیا۔

حدیث نمبر (۶۲) | حضرت اسمعی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: احنف بن قیس کے پاس جب کسی شخص کا تذکرہ کیا جاتا تو فرماتے: اسے چھوڑ دو وہ اللہ کا رزق کھاتا ہے اور اس پر موت آئے گی۔

اور اس کے والد کے علاوہ سے مروی ہے کہ احنف بن قیس نے فرمایا: اسے چھوڑ دو وہ اللہ کا رزق کھاتا ہے اور اس کا ساتھی اس کے لیے کافی ہے۔

حدیث نمبر (۶۳) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکے کو دیکھ لیتے ہو اور اپنی آنکھ کے اندر کے تنے کو اعراض کرتے ہوئے چھوڑ دیتے ہو۔

حدیث نمبر (۶۴) | حضرت عمران بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اپنے اوپر اللہ کا ذکر لازم کر لو اس لیے کہ ذکر الہی شفا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں کے بُرے ذکر سے بچاؤ اس لیے کہ یہ بیماری اور مصیبت ہے۔

حدیث نمبر (۶۵) | حضرت غبطہ بنت خالد فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، وہ فرماتی ہیں: ہرگز تم میں سے کوئی بھی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیوں کہ میں نے ایک مرتبہ، جب کہ میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی ایک عورت کے بارے میں کہا: یہ لمبا دامن والی ہے، تو حضور نے فرمایا: اپنے منہ سے نکال پھینکو، نکال پھینکو تو میں نے (تے کر کے) گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا۔

حدیث نمبر (۶۶) | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرمایا: ایک چھوٹی قد والی عورت آئی جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے تو میں نے انگوٹھے سے یوں کہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کیا کہ وہ چھوٹی ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی غیبت کر ڈالی۔

حدیث نمبر (۶۷) | حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہماری جانب اچانک ایک بدبودار مردے کی بدبو اٹھ کر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بدبو کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کے (منہ کی) بدبو ہے جو مومنوں کی غیبت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۶۸) | حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اسلام میں کون سی چیز مب سے زیادہ افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ مسلمان تمھاری زبان اور تمھارے ہاتھ سے محفوظ و مامون ہوں۔

غیبت کی تفسیر و توضیح

حدیث نمبر (۶۹) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کی ایسی چیز بیان کرنا جو اسے ناگوار ہو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جو میں اپنے مسلم بھائی کے بارے میں کہوں مگر اس کے اندر وہ صفت حقیقہ موجود ہو تو آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کیا وہ غیبت ہوگا؟ حضور نے فرمایا جو تم کہہ رہے ہو اگر اس کے اندر حقیقہ موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس کے اندر نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگائی۔

حدیث نمبر (۷۰) | حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ شخص کتنا عاجز ہے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی غیبت کر ڈالی ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے وہ بات کہی جو اس کے اندر ہے، فرمایا اگر تم وہ بات کہو جو اس کے اندر نہیں تو تم نے اس پر الزام تراشی کی۔

حدیث نمبر (۷۱) | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک عورت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ چھوٹے قد والی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی غیبت کر ڈالی۔

حدیث نمبر (۷۲) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص کتنا عاجز ہے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھا لیا یعنی اس کی غیبت کر ڈالی۔

حدیث نمبر (۷۳) | حضرت سنان بن سلمہ سے مروی ہے فرمایا: میں ابن عمر کے

پاس اپنے والد کے ساتھ تھا، تو ابن عمر سے غیبت کے بارے میں پوچھا گیا، انھوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے مسلم بھائی کے بارے میں ایسی چیز بیان کرو جو اس کے اندر ہو، اور بہتان یہ ہے کہ تم ایسی چیز بیان کرو جو اس کے اندر نہ ہو۔

حدیث نمبر (۷۴) | حضرت عون بن عبد اللہ سے مروی ہے فرمایا: جب تم ایسی چیز بیان کرو جو آدمی کے اندر موجود ہو اور تم یہ جانتے ہو کہ وہ اسے ناپسند کرے گا تو تم نے اس کی غیبت کردی، اور جب تم وہ کہو جو اس کے اندر نہیں تو تم نے الزام تراشی کی۔

حدیث نمبر (۷۵) | حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرمایا کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی چیز بیان کرو جس کے بارے میں جانتے ہو کہ اس کے اندر وہ چیز موجود ہے، اور جب تم نے ایسی چیز بیان کی جو اس کے اندر نہیں تو یہ بہتان ہے۔

حدیث نمبر (۷۶) | حضرت عمرو بن سیف سے مروی ہے فرمایا کہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ کرام اس بات سے اندیشہ کرتے تھے کہ ہمارا قول: ”حمید الطویل“ غیبت ہو جائے۔

حدیث نمبر (۷۷) | حضرت جریر بن حازم نے بیان کیا کہ ابن سیرین نے ایک شخص کا ذکر کیا تو فرمایا: وہ آدمی کالا ہے، پھر کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، میں نے سمجھ لیا کہ میں نے اس کی غیبت کر ڈالی۔

حدیث نمبر (۷۸) | حضرت ہشام بن حسان سے مروی ہے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ آدمی ایسی چیز بیان کرے جو اس کے اندر ہے اور وہ چیز اس میں سے ہو جو اسے ناپسند اور ناگوار ہو۔
نوٹ: (۱) فاسق معلن یا بد مذہب کی برائی بیان کرنا جائز ہے بلکہ اگر لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی بھی امید ہے (بہار شریعت)

(۲) جو شخص اعلانیہ بُرا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کو بیان کرنا غیبت نہیں، مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں بلکہ مخفی ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت ہے (بہار شریعت)

اس سے معلوم ہوا کہ آدمی اگر علی الاعلان برا کام کرے تو اس کی برائیاں کرنا غیبت نہیں ہے۔ لہذا وہ احادیث جن میں کسی کی برائی بیان کرنے کو غیبت کہا گیا ہے اس سے وہ برائیاں مراد ہیں جو لوگوں پر عیاں نہ ہوں بلکہ مخفی ہوں، ہاں اگر برائیاں عیاں ہوں اور علی الاعلان بُرا کام کرتا ہو تو اس کی برائیاں بیان کرنا غیبت نہیں۔

آج کل وہابیہ و دیابنہ جو اپنی وہابیت چھپاتے ہیں اور خود کو جگہ جگہ لوگوں کو اپنے دامن قریب میں پھنسانے کے لیے سنی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو آہستہ آہستہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں ان کی بد مذہبی بیان کرنا غیبت نہیں اس لیے کہ لوگوں کو ان کے مکرو شر سے بچانا ہے۔

اور اگر وہ اپنی بد مذہبی کو نہیں چھپاتا بلکہ اعلانیہ ظاہر کرتا ہے جب بھی غیبت نہیں اس لیے کہ وہ اعلانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے۔

اس غیبت کا بیان جو حرام نہیں، جائز ہے

حدیث نمبر (۷۹) | حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی تو حضور ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو قبیلے کا یہ فرد کیا ہی بُرا ہے! جب وہ داخل ہوا تو سرکار نے اس سے نرمی سے باتیں کیں پھر جب وہ نکلا تو ہم نے حضور سے کہا آپ کو جو فرمانا تھا وہ آپ نے تو فرما دیا۔ پھر بات کرنے میں بھی آپ نے نرمی کی؟ تو حضور نے فرمایا: اے عائشہ لوگوں میں رتبے کے اعتبار سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین وہ ہو گا جسے لوگ اس کے شر سے ڈرتے ہوئے چھوڑ دیں۔

حدیث نمبر (۸۰) | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی جانب اس وقت متوجہ ہوا جب کہ آپ لوگوں کے حلقے میں تھے تو لوگوں نے اس شخص کی برائی کے ساتھ تذکرہ کیا، تو نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو مبارک بادی دی پھر جب وہ جانے کے لیے کھڑا ہوا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت دن رتبے کے اعتبار سے لوگوں میں بدترین

وہ ہوگا جس کی زبان سے اندیشہ کیا جائے یا جس کے شر سے اندیشہ کیا جائے۔

حدیث نمبر (۸۱) | حضرت بہز ابن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ فاجر کو برا کہنے سے ڈرتے ہو؟ آخر لوگ اسے کیسے پہچانیں گے؟ فاجر کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں۔

حدیث نمبر (۸۲) | حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے فرمایا: غیبت تو اس شخص کی ہوتی ہے جو علی الاعلان گناہوں کا ارتکاب نہیں کرتا۔

حدیث نمبر (۸۳) | حضرت جریر بن حازم فرماتے ہیں کہ ابن سیرین نے ایک شخص کا تذکرہ کیا تو فرمایا: وہ شخص کالا ہے، پھر کہا میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کیوں کہ میں سمجھ رہا ہوں کہ میں نے اس کی غیبت کر ڈالی۔

حدیث نمبر (۸۴) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: تمہارے اور فاسق کے مابین کوئی عزت و حرمت نہیں۔

حدیث نمبر (۸۵) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: بدعتی کی غیبت، غیبت نہیں۔

حدیث نمبر (۸۶) | حضرت ہانی بن ایوب سے مروی ہے فرمایا: میں نے محارب بن دثار سے رافضیوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پیٹھ پیچھے عیوب بیان کرنا حقیقت ہے، غیبت نہیں۔

حدیث نمبر (۸۷) | حضرت ابراہیم سے مروی ہے، فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے عیوب پیٹھ پیچھے بیان کرنا غیبت نہیں ایک ظالم، دوسرے فاسق اور تیسرے بدعتی۔

حدیث نمبر (۸۸) | حضرت ابراہیم سے مروی ہے، فرمایا: جس کی غیبت کی جاتی ہے جب تک اس کا نام نہ لیا جاتا تو لوگ اسے غیبت نہیں سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر (۸۹) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش الہی ہل جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۰) | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضب میں آجاتا ہے۔

حدیث نمبر (۹۱) | حضرت صلت بن طریف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ آدمی جو علی الاعلان فسق و فجور کا کام انجام دیتا ہے کیا اس کے عیوب بیان کرنا غیبت ہے؟ فرمایا: نہیں، نیز اس کی کوئی عزت بھی نہیں۔

حدیث نمبر (۹۲) | حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاجر کی کچھ بھی عزت و حرمت نہیں اور ایک شخص تھا جو یزید بن مہلب کے ساتھ نکلا تو حضرت حسن جب اس کا تذکرہ کرتے تھے تو اس کی بے عزتی کرتے:

حدیث نمبر (۹۳) | حضرت حماد بن سلمہ نے حمید طویل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں نے سعید بن جبیر کے پاس غیبت کا تذکرہ کیا تو سعید بن جبیر نے ارشاد فرمایا: جس چیز کے ساتھ تو کسی مسلم بھائی کا سامنا کرے پھر اس کے پیٹھ پیچھے اسے بیان کرے تو یہ غیبت نہیں۔

حدیث نمبر (۹۴) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ جن کے عیوب ان کے غائبانہ بیان کرنے سے غیبت نہیں ہوتی: ایک نفس کا پرستار، دوسرا اعلانیہ فسق کرنے والا، تیسرا ظالم امام و مقتدی۔

حدیث نمبر (۹۵) | حضرت زائد بن قدامہ سے مروی ہے، فرمایا: میں نے منصور بن معتمر سے پوچھا: جب میں روزہ رکھوں تو کیا بادشاہوں کے بارے میں کچھ بول سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا خواہشات کے پیروکاروں کے بارے میں؟ فرمایا ہاں۔

حدیث نمبر (۹۶) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جب کسی شخص کے پوشیدہ عیوب لوگوں میں ظاہر و نمایاں ہو جائیں تو اس کی غیبت نہیں ہوتی جیسے مخنث اور خارجہ۔

حدیث نمبر (۹۷) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے، فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی ہتک عزت تمہارے لیے حرام نہیں، ایک اعلانیہ فسق کرنے والا، دوسرا ظالم امام و مقتدی تیسرا بدعتی۔

حدیث نمبر (۹۸) | حضرت صلت بن طریف مغولی نے کہا کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ

سے پوچھا: ایک شخص ہے جس کے فسق و فجور کے کام مجھے بخوبی معلوم ہیں اور میں نے جان بوجھ کر انہیں بیان کر دیا تو کیا میرا اس کے بارے میں یہ بیان کرنا غیبت ہے؟ فرمایا نہیں اور فاجر کے لیے عزت و اکرام بھی نہیں۔

مسلمان کا اپنے مسلم بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کرنا

اور اس کی حفاظت کرنا

حدیث نمبر (۹۹) | حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلم بھائی کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمے اس کا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت کی حفاظت فرمائے۔

حدیث نمبر (۱۰۰) | حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پوشیدہ عیوب کو بیان نہ کرے اپنے مسلم بھائی کی عزت کی حفاظت کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کرے۔

حدیث نمبر (۱۰۱) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں اپنے مسلم بھائی کی عزت کی حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۲) | حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو طلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جو بھی آدمی کسی جگہ کسی مسلمان آدمی کو رسوا کرے پھر اس میں اس کی بے عزتی کرے اور اس کی عزت گھٹائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ رسوا کرے گا جس میں اسے اس کی نصرت و حمایت کرنا پسند ہے۔ اور جو بھی مسلم کسی مسلمان آدمی کی نصرت و حمایت کرے ایسی جگہ جس میں اس کی عزت گھٹ رہی ہو اور اس کی بے عزتی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ نصرت و حمایت کرے گا جس میں اس کی مدد کرنا پسند ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۳) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی آدمی کے بارے میں لوگ پڑ جائیں اور آپ ایک جماعت میں ہیں تو آپ اس کے ناصر و حمایتی بن جائیں اور لوگوں کو ڈانٹنے والا ہو جائیں یا ان سے اٹھ کر آجائیں پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی ”کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، تم تو اسے ناپسند کرو گے۔“

حدیث نمبر (۱۰۴) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس اس کے مسلم بھائی کی غیبت کی جائے پھر وہ قادر ہونے کے باوجود اس کی نصرت و حمایت نہ کرے یعنی اس کا دفاع نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی گرفت کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۵) | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جو شخص پوشیدہ عیوب کو چھپا کر اپنے مسلم بھائی کی نصرت و حمایت کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اس کی نصرت و حمایت کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۰۶) | حضرت ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے کہا: جب تم کسی ایسے جاہل کو دیکھو جو لوگوں کی بے عزتی کرتا ہے تو تمہیں کون سی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ تم اس کی قباحت بیان کرو؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم اس کی زبان سے اندیشہ کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: یہ چیز اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم اس کی وجہ سے گواہ نہ بن سکو۔

حدیث نمبر (۱۰۷) | حضرت یحییٰ بن حصین سے مروی ہے، فرمایا: میں نے طارق سے سنا: حضرت سعد اور خالد کے مابین کچھ کلام تھا تو ایک شخص سعد کے پاس خالد کے بارے میں پڑ گیا تو حضرت سعد نے کہا: رک جاؤ، ہمارے مابین جو کچھ ہے وہ ہمارے دین تک نہیں پہنچا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۸) | حضرت عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کے آزاد کردہ نے کہا: مجھے عمر و بن عتبہ نے دیکھا اس حال میں کہ میں ایک شخص کے ساتھ تھا اور وہ دوسرے کی برائی کر رہا تھا تو مجھ سے کہا: ”تمھاری بربادی ہو“ حالاں کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد انھوں نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا۔ تم فحش کلام سننے سے اپنے کان کو پاک رکھو جیسا کہ اپنی زبان کو اس کے تلفظ سے پاک رکھتے

ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ سننے والا بولنے والے کا شریک ہوتا ہے، اور بلاشبہ اس نے اس کی اس برائی کو دیکھا جو اس کے برتن میں تھی پھر اسے تمھارے برتن میں ڈال دیا، اور اگر کسی جاہل کے کلمے کو اس کی منہ میں لوٹا دیا جائے تو لوٹانے والا اس کی وجہ سے نیک بخت ہوگا جس طرح اس کا تکلم کرنے والا بد بخت ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۰۹) | حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کی حفاظت کرے کسی منافق سے اس کی غیر موجودگی میں، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کے گوشت کی حفاظت کرے گا اور جو کسی مسلمان کے پیچھے لگے کسی ایسی چیز کے ذریعے جس سے اس کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا یہاں تک کہ وہ نکل جائے/توبہ کر کے اس سے جو اس نے کہا ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۰) | حضرت حزم سے مروی ہے، فرمایا: میمون بن سیاہ نہ غیبت کرتے تھے نہ کسی ایسے شخص کو چھوڑتے جو ان کے پاس غیبت کرتا آپ اسے منع فرماتے اگر وہ باز آجاتا تو فبہا اور اگر باز نہ آتا تو وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے۔

حدیث نمبر (۱۱۱) | حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلم بھائی کی عزت و آبرو کو پامال کرنے سے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچالے گا۔

چغل خوری کی مذمت کا بیان

حدیث نمبر (۱۱۲) | حضرت ابو دائل سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ کے پاس ایک شخص کے بارے میں یہ خبر پہنچی کہ وہ چغل خوری کرتا ہے تو فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۱۳) | حضرت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۱۴) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہیں وہ دنیا میں رہتے ہیں، لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ انھیں محبوب سمجھتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ مبغوض وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، اپنے مسلم بھائیوں کے بیچ پھوٹ ڈالتے ہیں۔ اور تہمت سے بری نیک شخصوں کی لغزشوں کے خواہاں ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۵) | حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے ابو

الاحوص کو عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے فرمایا: بے شک محمد ﷺ فرمایا کرتے تھے: سنو! کیا میں تمھیں جھوٹ کے بارے میں نہ بتا دوں؟ یہ وہی چغل خوری ہے جو لوگوں کے مابین کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۱۶) | حضرت اسماء بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں یہ نہ بتا دوں کہ تم میں سب سے بدترین کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو چغل خوری کرتے ہیں اور اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے مابین فساد مچاتے ہیں اور بے قصور نیک لوگوں کے لیے الزام تراشی کی جستجو کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۱۷) | حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناحق کسی مسلمان کے متعلق جھوٹی بات پھیلاتا ہے اس غرض سے کہ وہ اسے ذلیل و رسوا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ذلیل و رسوا کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۱۸) | حضرت جبیر بن نفیر حضرمی سے مروی ہے کہ انھوں نے ابو

ذر رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں: جو بھی آدمی کسی مسلمان کے خلاف ایسی بات پھیلاتا ہے جو بالکل غلط ہے نیز وہ اس سے بری بھی ہے، اس غرض سے کہ وہ اس کے ذریعے اسے دنیا میں رسوا کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے قیامت کے دن جہنم کے قریب

کردے/داخل کردے۔

حدیث نمبر (۱۱۹) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دیتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

حدیث نمبر (۱۲۰) | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص اپنے مسلم بھائی کی وجہ سے (یعنی اس کی غیبت کر کے دوسرے کو خوش کر کے) ایک لقمہ کھائے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ کا لقمہ کھلائے گا، اور جو اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے (تکلیف دینے کے لیے) کوئی بھی کپڑا پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ سے جہنم کی آگ کا کپڑا پہنائے گا، اور جو اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ریا اور دکھاوا کا مقام حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا اور دکھاوے کا مقام عطا کرے گا۔

حدیث نمبر (۱۲۱) | حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی بات نقل کرنے والا اور وہ جو اس کو پھیلاتا ہے دونوں گناہ میں برابر ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۲) | حضرت شبیل بن عوف سے مروی ہے، فرمایا: کہا جاتا تھا: جس نے بدگوئی سنی پھر اسے پھیلایا تو وہ اسی کے مانند ہے جس نے اسے ابتداءً انجام دیا۔

حدیث نمبر (۱۲۳) | حضرت ابو جوزا سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے اس شخص کے بارے میں خبر دیجیے جس کی اللہ تعالیٰ ویل اور ہلاکت کے ذریعے مذمت کرتا ہے؟ تو فرمایا: ویل (ہلاکت) ہے ہر چغل خور کے لیے، فرمایا: وہ چغل خوری کرنے والا، دوستوں اور رشتہ داروں میں تفرقہ ڈالنے والا اور سارے لوگوں کے مابین تشویش پیدا کرنے والا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۴) | حضرت مجاہد سے مروی کہ انھوں نے ”حمّالہ الحطب“ یعنی وہ لکڑیاں اٹھانے والی ہے، اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: یہاں ”حطب“ سے مراد چغلیاں ہیں کیوں کہ وہ باتیں اٹھا کر چغلیاں کرتی تھی۔

حدیث نمبر (۱۲۵) | حضرت ابو العالیہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ سے حدیث بیان کی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے پاس دو شخص آئے دونوں نے مجھے گھیر لیا اور مجھے لے چلے یہاں تک کہ مجھے ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ میں لوہے کے آنکڑے تھے وہ ایک شخص کے منہ میں اسے ایسا داخل کرتا کہ اس کے جڑے کو چیر دیتا اور وہ اس ہڈی تک پہنچ جاتا جس میں دانت ہوتے ہیں۔ پھر دوبارہ ٹھیک ہو جاتا پھر اس کو پکڑتا تو میں نے کہا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ وہی لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۲۶) | حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے فرمایا: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچے تو عرش کے سایے میں ایک شخص کو دیکھا، یہ دیکھ کر انھوں نے اس شخص کے مقام و مرتبہ پر رشک کیا اور کہا: بلاشبہ یہ شخص اپنے رب ﷻ کے نزدیک شریف ہے، پھر اپنے رب سے پوچھا کہ اے اللہ مجھے اس کے نام سے باخبر کر دے، تو رب نے انھیں نام نہ بتایا بلکہ ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس شخص کے اوصاف میں سے تین اوصاف بیان کرتا ہوں: (۱) اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو جو اپنے فضل و کرم سے نوازا تھا ان پر یہ شخص، لوگوں سے حسد نہیں کرتا تھا (۲) والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا (۳) چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۲۷) | حضرت حکیم بن جابر سے مروی ہے، فرمایا: جو شخص کسی بُری بات کو پھیلانے کا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اسے ابتداءً صادر کیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۲۸) | حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ہماری ایک نجی باندی تھی، اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو کہنے لگی: یہ فلاں ہے کچھڑ میں لوٹ رہا ہے، پھر جب وہ مر گئی تو ہم نے ایک شخص سے (اس کے بارے میں) پوچھا، لوگوں نے بتایا: اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں تھا مگر صرف یہ کہ وہ چغل خوری کرتا تھا۔

حدیث نمبر (۱۲۹) | حضرت حمید سے مروی ہے: ایک شخص نے ایک غلام کا مول بھاؤ کیا تو اس کے آقا نے کہا: میں آپ کے نزدیک غیبت سے بری ہوں تو اس شخص نے کہا ہاں آپ اس سے بری ہیں، تو اس نے اس غلام کو خرید اور غلام اپنے آقا سے کہنے لگا: آپ کی بیوی دوسرے کی خواہاں ہیں اور وہ ایسا ایسا کرتی ہے، نیز وہ آپ کو قتل کرنا چاہتی ہے، اور عورت سے کہنے لگا: تمہارا شوہر تمہارے ہوتے ہوئے دوسرے سے شادی کرنا چاہتا ہے اور ہم خوابی کے لیے تمہارے

ہوتے ہوئے لونڈی مقرر کرنا چاہتا ہے لہذا اگر تو چاہتی ہے کہ میں اسے تجھ پر مہربان کر دوں پھر وہ دوسرے سے شادی نہ کرے اور لونڈی مقرر نہ کرے تو استرہ لے اور جب وہ سو جائے تو اس کا بال مونڈ دے، اور شوہر سے کہا: جب تو سو جائے تو مجھے وہ قتل کرنا چاہتی ہے، تو وہ گیا اور اپنی بیوی کے لیے بظاہر سویا رہا، عورت استرہ لے آئی تو اس نے عورت کا ہاتھ پکڑا اور قتل کر دیا اس کے گھر والے آئے انھوں نے کوشش کر کے اس کو بھی قتل کر دیا۔

حدیث نمبر (۱۳۰) | حضرت سلیمان بن بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد ”فَخَانَتَاهُمَا“ یعنی ان دونوں عورتوں نے حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی خیانت کی“ کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا: اس آیت میں دو عورتوں کا تذکرہ ہے وہ زانیہ نہیں تھیں بلکہ ایک حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی تھی جو ان کو مجنون و پاگل کہا کرتی تھی اور دوسری حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی تھی جو قوم کو ان کے مہمانوں کے بارے میں خبردار کرتی تھی جب مہمان آجاتے۔

حدیث نمبر (۱۳۱) | حضرت ہمام سے مروی ہے، فرمایا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، لوگوں نے ایک شخص کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا کہ وہ حضرت عثمان تک لوگوں کی بات پہنچاتا ہے تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۲) | حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی سے ناحق ایک لقمہ کھائے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جہنم کی آگ کا ایک لقمہ اسے کھلائے گا جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی سے ناحق طور پر کوئی کپڑا پہنے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کا ایک کپڑا پہنائے گا، اور جو اپنے مسلمان بھائی کے ذریعے شہرت حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے شہرت دے گا۔

حدیث نمبر (۱۳۳) | حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: چغل خوری سے بچو اس لیے کہ چغل خوری کرنے والا عذاب قبر سے راحت و آرام نہ پائے گا/نجات نہیں پائے گا۔

دور خالی یعنی فریبی اور دغا بازی کی مذمت کا بیان

حدیث نمبر (۱۳۴) | حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جو شخص دور خواہوگا قیامت کے دن اس کے لیے جہنم کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

حدیث نمبر (۱۳۵) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے بدترین اس دور خیز کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ان کی بات اور ان لوگوں کے پاس ان کی بات لاتا ہے اور فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔

حدیث نمبر (۱۳۶) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ، سب سے بدترین لوگوں میں سے اس دور خیز کو پاؤ گے جو، کچھ لوگوں کے پاس ایک چہرہ کے ساتھ آتا ہے اور دوسروں کے پاس دوسرا چہرہ لے کر۔

حدیث نمبر (۱۳۷) | حضرت مالک بن اسمان خارجیہ سے مروی ہے، فرمایا: میں ابواسما کے ساتھ تھا، اچانک ایک شخص ایک امیر کے پاس آیا تو ان کی حمد و ستائش کی اور مدح میں خوب مبالغہ کیا پھر ابواسما کے پاس آیا تو ان کے پاس گھر کے ایک کنارے بیٹھ گیا، دونوں کی گفتگو شروع ہوئی، گفتگو کرتے کرتے وہ شخص اس کے عیوب بیان کرنے میں پڑ گیا تو ابواسما نے کہا: میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جو دنیا میں دور خواہوگا قیامت کے دن اس کے لیے جہنم کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

حدیث نمبر (۱۳۸) | حضرت غریب ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: بے شک جب ہم امرا کے پاس داخل ہوتے ہیں تو ایسی چیزوں کے ذریعے ان کو سرائتے ہیں جو ان کے اندر نہیں ہوتیں پھر جب ان کے پاس سے نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بددعا کر ڈالتے ہیں“ تو ابن عمر نے فرمایا: ہم اسے نفاق سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۳۹) | حضرت ابوالشعثا سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: (اے ابن عمر!) ہم لوگ اپنے امیروں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی تعریف کرتے ہیں پھر نکل کر

آجاتے ہیں تو تعریف نہیں کرتے بلکہ برائی بیان کرتے ہیں (تو اس کا کیا حکم ہے؟) ارشاد فرمایا: ہم اسے رسول اللہ کے زمانے میں نفاق سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۴۰) | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں دو رخا ہو گا قیامت کے دن اس کے لیے جہنم کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

حدیث نمبر (۱۴۱) | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی دورے شخص کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ کے یہاں امین ہو جائے۔

بندوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ

ایک شخص، دوسرے کا مذاق اڑائے

حدیث نمبر (۱۴۲) | حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ“ کے متعلق پوچھا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ راستے میں چلنے والوں کو کنکری پھینک کر مارتے تھے اور ان سے مذاق کرتے، تو یہی وہ برا کام ہے جو وہ لوگ انجام دیتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۴۳) | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کی نقل کی / ایک آدمی کے فعل کی طرح فعل انجام دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پسند نہیں کرتا ہوں کہ کسی آدمی کی نقل کروں حالاں کہ میرے لیے ایسا ایسا ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۴) | حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ دے رہے تھے پھر آپ نے بلند آواز سے ہوا نکلنے کی وجہ سے لوگوں کے ہنسنے کے سلسلے میں انھیں نصیحت کی اور فرمایا: اس چیز کی وجہ سے تم میں سے کوئی بھی کیوں ہنستا ہے؟ جو فطری طور پر ہوتی رہتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۵) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک، لوگوں کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والے لوگوں میں سے کسی ایک کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا، آؤ، وہ اپنی تکلیف و بے چینی اور غم کے ساتھ آئے گا جب قریب آئے گا تو اس کے سامنے ہی دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر اس کے لیے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا، تو کہا جائے گا، آؤ، وہ اپنی تکلیف و بے چینی اور غم کے ساتھ آئے گا جب قریب آئے گا تو اس کے سامنے دروازہ بند کر دیا جائے گا، برابر یہی معاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: آؤ آؤ تو وہ دروازے کے پاس نہیں آئے گا۔

حدیث نمبر (۱۴۶) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آزمائش اور مصیبت (غیر مفید اور لایعنی) گفتگو ہی کی وجہ سے، بندوں کے حوالے کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر (۱۴۷) | حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرمایا: میں اپنے نفس کو اس حال میں پاتا ہوں کہ وہ مجھ سے کسی غیر مفید اور لایعنی قول کا تکلم کرتا ہے مجھے اس کے تکلم سے صرف اور صرف اس بات کا اندیشہ روک لیتا ہے کہ اسی جیسی چیز میں آزمایا جاؤں۔

حدیث نمبر (۱۴۸) | حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کسی ایسے گناہ کا عار دلانے، ابنِ منیع نے کہا کہ ہمارے اصحاب نے فرمایا: جس گناہ سے وہ تائب ہو چکا ہے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کر لے۔

حدیث نمبر (۱۴۹) | حضرت صالح مری نے حدیث بیان کی کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ سے سنا، فرمایا: محدثین فرماتے تھے: جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر کسی ایسے گناہ کا الزام لگائے گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر چکا ہے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس گناہ میں مبتلا نہ کر دے۔

حدیث نمبر (۱۵۰) | حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”يُؤَيِّدُنَا مَالُ هَذَا الْكَنْتِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا“ (ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو

کیا ہوانہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو) کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اس آیت کریمہ میں ”الصغیرۃ“ سے مراد مومن آدمی کے ساتھ مسکرانا اور اس کا مذاق کرنا اور ”الکبیرۃ“ سے مراد مومن آدمی کا بہت زور سے قہقہہ لگانا۔

غیبت کے کفارہ کا بیان

حدیث نمبر (۱۵۱) | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جس کی غیبت کی ہے اس سلسلے میں تمہارا کفارہ یہ ہے کہ تم اس سے معافی مانگو۔

حدیث نمبر (۱۵۲) | حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: تمہارے اپنے مسلم بھائی کی غیبت کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ تم اب اس کی تعریف کرو اور بھلائی کے ساتھ اسے پکارو۔

حدیث نمبر (۱۵۳) | حضرت عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ان سے، جھوٹ سے توبہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا (کہ اس کا طریقہ کیا ہے؟) تو فرمایا: تم اپنے اس مسلم بھائی کے پاس جاؤ جس کی تم نے غیبت کی ہے پھر اس سے کہو: میں نے جو آپ کے بارے میں کہا ہے وہ جھوٹ ہے، میں نے آپ پر ظلم کیا اور آپ کے ساتھ بُرا کیا، لہذا اگر آپ چاہیں تو اپنا حق لے لیں اور اگر چاہیں تو مجھے معاف کر دیں۔

حدیث نمبر (۱۵۴) | حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے معافی مانگے کیوں کہ یہی معافی مانگنا ہی اس کا کفارہ ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۵) | حضرت مالک بن دینار سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور آپ کے اعوان و انصار ایک مردہ کتا کے پاس سے گزرے، تو اعوان و انصار نے کہا: اس مردار کی بدبو کتنی بری ہے! پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اس کے دانتوں کی سفیدی بھی کتنی سخت ہے!، وہ اپنے اعوان و انصار کو نصیحت کرتے اور غیبت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

حدیث نمبر (۱۵۶) | حضرت ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسین بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: مہلب بن ابی صفرہ نے سنا کہ ایک شخص، دوسرے شخص کی غیبت کرتا ہے تو (اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا: اپنی زبان کو روکو، خدا کی قسم تمہارا منہ اس کی بدبو سے پاک نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۵۷) | حضرت ابن ابی الدنیا نے فرمایا کہ مجھ سے حسین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: علی بن حسین نے ایک شخص کو دوسرے کی غیبت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ، اس لیے کہ غیبت لوگوں کے کتوں کا سالن ہے۔

حدیث نمبر (۱۵۸) | حضرت عبد اللہ نے کہا کہ ہم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: قتیبہ بن مسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی غیبت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: سنو! بخدا تم نے اپنے ہاتھ سے ہموار کر کے گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا کھا لیا جسے شریف اور نیک طبع لوگ پھینک دیتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱۵۹) | حضرت حسین بن عبد الرحمن نے بشر بن سری سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی تو کہا کہ منصور بن رافان نے ارشاد فرمایا: میرے دینی بھائیوں میں سے کوئی مجھ سے ملاقات کرتا ہے تو اگر میرے دوستوں میں، وہ میری برائی نہیں کرتا تھا اور اس شخص کی غیبت مجھ تک نہیں پہنچاتا تھا جس نے میری غیبت کی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں، اور میں اپنے ہم نشینوں کی جانب سے اسی کوشش میں برابر لگا رہتا ہوں یہاں تک کہ وہ مجھ سے جدا ہو جائے، اس ڈر سے کہ وہ خود تو گنہ گار ہوگا ہی مجھے بھی گنہ گار بنائے گا۔

حدیث نمبر (۱۶۰) | حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے: اے لوگو! اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، غیبت، نیکیوں کو برباد کرنے میں اس آگ سے بھی تیز تر ہے جو آگ لکڑیوں کو فوراً جلا ڈالتی ہے۔